ارتھ سہت

کبیر شبداولی

سوامی شری یگلانند

پبلشرز: جنرل بک ڈپو لوہاری گیٹ لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کبیر شبداولی

۸۹۱کے۳۱۸

کبیر دوہاولی کا دوسرا حصہ

مرتبہ

شری سوامی یگلانند بھارت پتھک کبیر پنتھی

پٹنہ (بہار)

پبلشرز

جنرل بک ڈپو بک سیلر لوہاری گیٹ لاہور

بار سوم ۱۰۰۰ قیمت ہر

— ۱۴ —

چوٹ ستاوے برہ کی۔ سب تن جاجر ہوئے
مارن ہارا جانئے۔ کے جیں لاگی سوئے

ارتھ:۔ فراق کی جب چوٹ ستاتی ہے تو تمام جسم دُبلا یا سوراخ دار ہو جاتا ہے۔ جس سے محبت لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اُسی کو لوگ قائل کہتے ہیں"۔

— ۱۵ —

ہردے بھیتر دون جلے۔ دھوّاں نہ پرگٹ ہوئے
جا کے لاگی سو لکھے۔ یا جن لائی سوئے

ارتھ:۔ دل کے اندر آگ اس طرح جلتی ہے کہ اس کا دھوّاں نہیں ہوتا۔ آگ کو وہی جانتے ہیں۔ جن کے دل میں لگی ہو۔

— ۱۶ —

اور مرُت بسری سکل لو لاگی رہے سنگ
آوُ جاوُ کا سے کہوں۔ من راتا گور رنگ

ارتھ:۔ دیگر تمام خیالات بالائے طاق رکھ کر صرف اُسی سے پریت لگی ہوئی ہے۔ آو۔ جاوُ کس سے کہوں۔ جبکہ میں گورو کے رنگ میں رنگا ہوُا ہوں۔

— ۱۷ —

جب لگ کتھنی ہم کتھی دور رہا جگدیش

لو لاگی کل نہ پڑھے - اب بولے نہ حدیث

ارتھ :- جب تک ہم باتیں ہی کرتے رہے اور عمل کچھ بھی نہ کیا تب تک ہم پرماتما سے دور رہے۔ جب اُن سے لو لگ گئی ان سے ملے بغیر چین نہیں آتا - اب قیل و قال کی ضرورت نہیں رہی -

— ۱۸ —

گور پشو - نر پشو - تریا پشو - وید پشو سنسار

مانس سوئی جانئے - جاکو ویک وچار

ارتھ :- جو اصلیت کو نہ سمجھ کر گورو کی غلط ٹیک باندھتے ہیں وہ گورو پشو کہلاتے ہیں - اسی طرح نر پشو اور تریا پشو ہیں۔ جو ویدوں کو پڑھ کر ان کے مطلب کو نہیں جانتے خواہ وہ زبان سے وید وید چلاتے ہیں وہ ویدوں کے پشو ہیں۔ انسان وہی ہے - جس میں عقل و تمیز غور و فکر ہے -

— ۱۹ —

جو تجھ کو کانٹے بوئے - تاہی بوئے تو پھول

تجھ کو پھول کے پھول ہیں - واکو ہیں ترشول

ارتھ :- جو تیرے لئے کانٹے بوتا ہے تو اس کے لئے پھول بو - تیرے لئے وہ کانٹے بھی پھول ہیں - تبھی اس کو کانٹے بھی پھول دکھائی دیتے ہیں !!

— ۲۰ —

کبیر کھلایا۔ کو کرہی۔ کرت بھجن میں بھنگ
یا کو ٹکڑا ڈار کر۔ سمرن کرد نشنگ

ارتھ:۔ اے کبیر پیٹ بُری بلا ہے۔ بھوک کے باعث بھجن میں وگھن ڈالتا ہے۔ اس کے آگے روٹی کا ٹکڑا ڈال کر بے فکری سے سمرن کر۔

— ۲۱ —

سُکھ دیویں دُکھ کو ہریں دُور کریں اپراد ھ
کہیں کبیر وہ کب ملیں۔ پرم سنیہی ساد ھ

ارتھ:۔ جو سُکھ دیتے ہیں دُکھ کو دُور کر اور قصُور معاف کرتے ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ایسے مہربان گورو مشکل سے ملتے ہیں۔

— ۲۲ —

جو گورو بسیں بنارسی۔ شش سمندر تیر
ایک پلک بسرے نہیں۔ جو گن ہوئے شریر

ارتھ:۔ اگر گورو بنارس میں ہوں اور چیلا سمندر کے کنارے پے رہتا ہو اگر اس چیلے کے شریر میں گن ہیں۔ تو وہ ایک پل کے لئے بھی گورو کو نہیں بھول سکتا۔

— ۲۳ —

نکش کو ش جو گورو بسیں۔ دیجے سُرت پٹھائے

شبد ترہی اسوار ہوئے چھن آوے چھن جائے

ارتھ :۔ اگر گورو لاکھ کوس کے فاصلہ پر بستے ہوں۔ تب تم اپنے خیال کو وہاں تک پہنچا سکتے ہو۔ خیال شبد کے گھوڑے پر سوار ہو کر آ سکتا اور جا سکتا ہے۔"

—۲۴—

لالی اپنے لال کی جت دیکھوں تت لال
لالی دیکھن میں گئی - میں بھی ہو گئی لال

ارتھ :۔ مجھے اپنے لال کی لالی (سُرخی) جسطرح دیکھوں سُرخ ہی نظر آتی ہے۔ میں تو اپنے لال کی سُرخی دیکھنے گئی تھی۔ مگر میں بھی سُرخ ہو گئی۔ مطلب یہ کہ اپنے پرم پِتا کا خیال اپنے دل میں لیاؤ اور اس طرح اپنے آپ کو اس میں محو کر دو۔ کہ اس کے سوا کچھ نظر نہ آوے۔

—۲۵—

کامی تو بہو تے ترے - کرودھی ترے اننت
لوبھی جیوڑا نہ ترے - کہیں کبیر سدھنت

ارتھ :۔ کامی پُرش تو بے شمار تر گئے۔ کرودھی بھی بے حد تر گئے۔ مگر لوبھی انسان نہ ترا۔ فقیر کبیر صاحب فرماتے ہیں۔

—۲۶—

کال کو جیو مانے نہیں - کو ٹکن کروں سمجھائے
میں کھینچوں ست لوک کو - باندھا یم پور جائے

ارتھ :- جیو موت کو نہیں مانتا - گو میں نے اُسے کئی بار سمجھایا - میں اُسے ست لوک کی طرف کھینچتا ہوں - مگر وہ بندھن سے جکڑا ہوا یم پور یعنی نرک کو چلا جا رہا ہے -

—— ۲۷ ——

بہتا ہے بہ جان دے - بہیں لگاویں ٹھور
کہا ہمارا نہ آدرے - دیون دھکا دو اور

ارتھ :- اگر وہ بہتا ہے اُسے بہہ جانے دے - بہتے ہوئے خود ہی ٹھکانے پر لگ جائیں گے - اُس نے ہمارے حکم کی قدر نہیں کی - اُسے دو ایک دھکے اور دے دو -

—— ۲۸ ——

رگ رگ بولے رام جی - روم روم رنکار
سہجے ہی دھنی ہوت ہے - سو ہی سمرن سار

ارتھ :- رگ رگ سے رام جی کا نام نکلے اور روم روم سے اونکار کا اچارن ہو - اس طرح آسانی سے دُھنی ہوتی ہے یہی بھگتی کا مطلب ہے -

—— ۲۹ ——

من ہی کو پر بودھئے - من ہی کو اُپدیش
جو یہ من بس آ دہی - تو شش ہوے سب دیش

ارتھ :- من ہی کو قابو میں کیجئے اور من ہی کو اپدیش دیجئے - جو یہ من قابو میں آ جائے تو تمام ملک شاگرد ہو جائے -

— ۳۰ —

جیتی لہر سمندر کی تتے تی من کی دوڑ
سہجے ہیرا پایئے ۔ جو من آوے ٹھور

ارتھ :۔ جتنی سمندر کی لہر ہے ۔ اتنی ہی من کی دوڑ ہے ۔ اگر یہ من ٹھکانے ہو تو آسانی سے ہیرا پا لیتا ہے۔

— ۳۱ —

من موٹا من پاتلا ۔ من پانی من لائے
جیسی من سے اپجے تیسے ہی ہو جائے

ارتھ :۔ یہ دل موٹا بھی ہے اور پتلا بھی ۔ یہ دل پانی بھی ہے اور آگ بھی دل میں جس طرح کے خیالات پیدا ہوتے ہیں انہیں خیالات کے مطابق یہ دل بھی ہو جاتا ہے ۔

— ۳۲ —

کبھوں من گگنا چڑھے ۔ کبھوں گرے پاتال
کبھوں من انمن میں لگے ۔ کب بھول جاوے چال

ارتھ :۔ کبھی یہ دل آسمان پر چڑھ جاتا ہے ۔ کبھی پاتال میں گر پڑتا ہے کبھی تو دل پربھو بھگتی میں لگ جاتا ہے ۔ اور کبھی الٹی چالیں چلتا ہے ۔

— ۳۳ —

پانچوں سے من بندھیا پھر پھر دھرے شریر

جو یہ پانچوں بس کرے سوئی لاگے تیر

ارتھ:- پانچوں اندریوں سے یہ من بندھا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وُہ بار بار جنم لیتا ہے۔ اگر انسان پانچوں اندریوں کو بس میں کر لے تو پھر یہ تیر کی موافق سیدھا ہو جائے گا۔

---۳۴---

دوڑت دوڑت دوڑیا۔ جب لگ من کی دوڑ
دوڑ تھکے من ٹھر بھیا۔ وستو ٹھور کی ٹھور

ارتھ:- جب تک من دوڑ رہا ہے۔ تجھے بھی وُہ اپنے ساتھ دوڑا رہا ہے۔ جب من دوڑتا دوڑتا تھک جاتا اور ساکن ہو جاتا ہے۔ تو تیری بھی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ اور چیز وہیں کی وہیں رہتی ہے۔

---۳۵---

ہم باسی اُس دیش کے جہاں ست پرش کی آن
سُکھ دُکھ کوئی ویاپے نہیں سب دن ایک سمان

ارتھ:- ہم اس ملک کے باشندے ہیں جہاں ست پرش پراجمان ہیں وہاں سُکھ دُکھ کا کوئی وجود نہیں۔ اور سب دن ایک سمان ہیں۔

---۳۶---

پنجر پریم پرکاشیا۔ جاگی جوت اننت
سنشے چھوٹا بھے مٹا۔ ملا پیارا کنت

ارتھ:- جسم کے اندر پریم کا ظہور ہوا۔ پُر جلال روشنی پیدا ہو گئی شک

جاتا رہا ۔ خوف مٹ گیا ۔ پیارے پریتم سے وصال ہؤا ۔

—۳۷—

پوَن نہیں پانی نہیں ۔ ناہیں دھرن آکاش
تھاں کبیرا سنت جن ۔ صاحب پاس خواص

ارتھ :۔ جہاں ہوا نہیں ۔ پانی نہیں آسمان نہیں ۔ اے کبیر سنت جن وہاں رہتے ہیں اور صاحب (بھگوان) اُن کی حضور ہی میں ۔

—۳۸—

جاکو سائیں رنگ دیا ۔ کبھی نہ ہوئے کو رنگ
دِن دن بانی اُجلی ۔ چڑھے سوایا رنگ

ارتھ :۔ جن کو سائیں نے رنگ دیا ہے ۔ ان کا رنگ کبھی نہیں بگڑتا ۔ دن بدن گفتگو شیریں ہوتی جاتی ہے ۔ اور رنگ سوایا چڑھ جاتا ہے ۔

—۳۹—

جاکے من وشواس ہے ۔ تاسوں کیجئے پریت
آپ ترے پربھو نام لے اور ہوتا رہے میت

ارتھ :۔ جس کے دل میں وشواس ہے ۔ اسی سے پریت کیجئے ۔ آپ جو پربھو کا نام لے کر ترتا جاتا ہے ۔ اور دوسروں کا بھی دوست ہوتا ہے ۔

۴۰

من کے بہوتے رنگ ہیں ۔ چھن چھن بدلے سوئے

ایک رنگ میں جو رہے ایسا برلا کوئے

ارتھ :- دل کے بے شمار رنگ ہیں۔ وہ لمحہ لمحہ بدلتے رہتے ہیں۔ جو ایک رنگ میں رہے۔ ایسا کوئی شاذ ہو گا۔

—— ۴۱ ——

من کے متے نہ چالیے۔ من کی متے انیک
جو من پر اسوار ہے۔ سو سادھو کوئی ایک

ارتھ :- دل کے خیالات بیشمار ہیں۔ جو دل کی رائے کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ جو من کے گھوڑے پر اسوار رہے۔ وہ ہزاروں میں ایک سادھو ہو گا۔

—— ۴۲ ——

کبیر نر بندھن بندھ رہا۔ بندھ نر بندھن ہوئے
کرم کرے کرتا نہیں۔ داس کہادے سوئے

ارتھ :- اے کبیر انسان بندھن میں پھنس رہا ہے۔ اور جو بندھن میں پھنسا ہوا ہے۔ ——————— وہ تو کرم کرتا ہوا بھی مکت نہیں ہو سکتا۔ وہ تو داس (غلام) کہلاتا ہے۔

—— ۴۳ ——

پہلے یہ من کاگ تھا۔ کرتا جیون گھات
اب تو من ہنسا بھیا۔ موتی چن چن کھات

ارتھ :- پہلے یہ من کوا تھا۔ اس کا کام جیون گھات کرنا تھا اب یہ

من ہنس ہو گیا ہے - موتی چُن چُن کے کھاتا ہے۔

—۴۴—

کبیر من پربت تھا - اب میں پایا جان
ٹانکی لاگی پریم کی - نکلی کنچن کھان

ارتھ :- اے کبیر پہلے یہ من پربت تھا - اب میں نے اس کو پالیا ہے - جب اس کو پریم کی چوٹ لگی تو یہ سونے کی کان نکلا۔

—۴۵—

پریمی جن کے درس سے چھوٹے کرم کلیش
پریم بھاؤ ایک چاہیئے کیا گُدڑی کیا بھیس

ارتھ :- پریمی جن کے دیدار سے تمام کلیش چھوٹ گئے۔ پریم بھاؤ ایک ہونا چاہیئے - خواہ بھیس کوئی بھی کیوں نہ ہو!!

—۴۶—

ایکے جان ایکے سمجھ - ایکے کے گُن گائے
ایک رکھ ایک پرکھ - ایکے سوں چیت لائے

ارتھ :- اسی کو ہی جاننا چاہیئے - اُسی ایک کو ہی سمجھنا چاہیئے اُسی ایک کے ہی گُن گانے چاہئیں - اُسی ایک کو پرکھنا چاہیئے - اسی ایک سے دل لگانا چاہیئے ◆

—۴۷—

نِیچ نِیچ سب تر گئے - سنت چرن لولین

بھجن

ہے سب ہی میں سب سے نیارا

جیوِ جنتو جل تھل سب ہی میں شبد ویاپت بولن ہارا

سب کے نِکٹ دُور سب ہی سے جن جلیہا جن کینھ وچارا

سارشبد کو جو جن پاوے۔ سو نہیں کرت نیم اچارا

کہیں کبیر سنو بھئی سادھو شبد گہے سو ہنس ہمارا

جات ہی کے ابھمان سے بوڑے سکل کلین

ارتھ :۔ جنہوں نے سنت سادھوؤں کے چرن پکڑ لئے۔ وہ نیچ ہوتے ہوئے بھی بھو ساگر سے تر گئے۔ ذات کے ابھمان سے تمام کو لین برہمن پتت ہو گئے ٭

—— ۴۹ ——

گاری انگارا۔ کرودھ جھل نند یا دھواں ہوئے
ان تینوں کو پرہرے۔ سادھ کہاوے سوئے

ارتھ :۔ گالی انگارا ہے۔ غصہ بھبھکتا ہوا شعلہ ہے۔ غیبت گوئی دھواں ہے۔ ان تینوں کو چھوڑ دے۔ وہی سادھو کہلاتا ہے۔

—— ۵۰ ——

مورکھ کے سمجھاونے۔ گیان گانٹھ سے جائے
کویلہ ہوئے نہ اجرا۔ چاہے سو من صابن لائے

ارتھ :۔ مورکھ کو سمجھانے سے گیان گانٹھ سے جاتا رہتا ہے کوئلہ سفید نہیں ہو سکتا خواہ سو من صابن سے اُسے دھویا جائے۔

—— ۵۱ ——

جیسی مُکھ سے نیکسے تیسے چالے نا نہہ
مانش نہیں وہ سوان گت باندھے یم پور جانہہ

ارتھ :۔ جیسی منہ سے بات نکلتی ہے۔ ویسا اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ جو کہنے کیمطابق عمل نہیں کرتے وہ پشو ہیں جکڑے

ہوئے نرک میں جائیں گے۔

—۵۲—

تن من دیا تو بھل گیا۔ جا سی سر کا بھار
جا کبھوں کہہ میں دیا۔ تو بہت سہے گا مار

ارتھ:۔ اگر تو نے کسی دھرم کے کام میں تن من دیا ہے۔ تو بھلا کیا ہے۔ اس سے تیرے سر سے گناہوں کا بوجھ اُتر جائے گا۔ اور اگر کبھی غرور سے تو نے یہ کہہ دیا۔ کہ میں نے دیا ہے۔ تو سخت مصیبت اُٹھائے گا۔

—۵۳—

تن من دیا اپنا نج من تا کے سنگ
کہیں کبیر نربھے بھیا۔ سُن ست گور پرسنگ

ارتھ:۔ جس نے اپنا تن من اس کے ارپن کر دیا کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ ست گور کی باتیں سُن کر نربھے (بےخوف) ہو گیا۔

—۵۴—

سنگت ہی گُن اپجیں سنگت ہی گُن جائیں
بانس گھانس اور مصری ایک ہی مول بکائیں

ارتھ:۔ سنگت سے گن (وصف) پیدا ہوتے ہیں سنگت سے ہی گن جاتے رہتے ہیں۔ گھاس۔ بانس اور مصری ایک ہی قیمت پر فروخت ہوتے ہیں +

۔۔۔ ۵۵ ۔۔۔

ردھ سدھ مانگوں نہیں ۔ مانگوں تم سے ایہہ
نِسدن درشن سادھ کا ۔ کہیں کبیر موہے دیہہ

ارتھ :۔ میں ردھی سدھی نہیں مانگتا ۔ میں تو تم سے یہ مانگتا ہوں ۔ کہ ہر روز سادھو کا درشن نصیب ہو ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔"

۔۔۔ ۵۶ ۔۔۔

پکھش اپکھش کے کارنے سب جگ رہا بھولان
نپکھش ہوئے کی ہری بھجے ۔ سو ہی سنت سوجان

ارتھ :۔ حمایت اور مخالفت کے باعث سب جگت بھول رہا ۔ یعنی غلطی کر رہا ہے ۔ جو بے لحاظ ہو کے ہری کا سمرن کرے ۔ تو سنت گیانی ہے ۔

۔۔۔ ۵۷ ۔۔۔

جاپ مرے ۔ اجپا مرے ۔ انحد بھی مر جائے
سُرت سمانی شبد میں ۔ تا ہی کال نہیں کھائے

ارتھ :۔ ضد اپرست بھی مر جاتا ہے ۔ اور بھگتی کرنے والا بھی لقمہ اجل ہو جاتا ہے دہریہ بھی موت کا شکار ہو جاتا ہے
لیکن ایشور بھگتی کبھی فنا نہیں ہوتی ۔

۔۔۔ ۵۸ ۔۔۔

مانش دیہی پائے کے ۔ چوکے اب کی گھات
بانی پڑے بھو چکر میں سہے گھنیری رات

ارتھ:- انسانی جسم حاصل کر۔ وہ اپنے فرائض بھول گیا۔ اس لئے اسے بھوچکر میں جانا اور سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

—— ۵۹ ——

شبد بنا سُرتی اندھری ۔ کہو کہاں کو جائے
دوار نہ پائے شبد کا پھر پھر بھٹکا کھائے

ارتھ:- شبد کے بغیر روح اندھی ہے۔ کہو کہاں جائے۔ چونکہ وہ شبد کا دروازہ نہیں پاتی۔ اس لئے بار بار بھٹکتی پھرتی ہے۔

—— ۶۰ ——

مایا سرشٹی مایا رچی ۔ جیو انیک بنائی ۔
اُن سے سب کچھ ہوت ہے کہے کبیر سمجھائی ۔

ارتھ:- مایا نے سرشٹی کی مایا رچی۔ اور انیک جیو پیدا کئے۔ کبیر صاحب سمجھا کر کہتے ہیں کہ ان ہی سے سب کچھ ہوتا ہے۔

—— ۶۱ ——

گورو لوبھی شِش لالچی دونو کھیلیں داؤ
دوؤ بوڑے باپ رے چڑھ پتھر کی ناؤ

ارتھ:- گورو لوبھی اور چیلا لالچی ہے۔ دونو ہی داؤ کھیل رہے ہیں وہ پتھر کی کشتی پر سوار ہیں۔ دونو ہی ڈوب جائیں گے۔

—— ۶۲ ——

جب من لاگے لوبھ سوں۔ گیا وِشَی میں ووشٹ لوئی

کہے کبیر وچار کے۔ یہی پرکار دھن ہو ئی۔

ارتھ :- جب من لوبھ کرنے لگا۔ وہ زہر میں زہر بونے لگا کبیر صاحب وچار کر کے کہتے ہیں۔ کہ اس طرح دھن (دولت) جمع ہونے لگا۔

—— ۶۳ ——

بہت جتن تب کینو۔ سب پھل کرودھ نشائے
کہے کبیر دھن سینچے - چور موس لے جائے

ارتھ :- تب بہت سی تدبیریں کی گئیں۔ غصّے کے آگے کسی کی بھی پیش نہیں گئی۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جس طرح دولت جمع کی ہوئی چور چرا کر لے گئے۔ اُسی طرح یہاں بھی ہوا۔

—— ۶۴ ——

دشو دشا سے اُٹھی پربل کرودھ کی آگ
سنگتی شیتل سادھو کی۔ شرن اُبیئے بھاگ

ارتھ :- کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ زبردست غصّے کی آگ دس اطراف سے بھڑک اُٹھی ہے۔ یہ آگ شیتل سوبھاؤ۔ سادھو کی شرن لینے سے بجھ سکتی ہے۔

—— ۶۵ ——

یہ سینا سب موہ کی کہے کبیر سمجھائے
ان سے جو کوئی باچتی۔ بھوساگر تر جائے

ارتھ :- کبیر صاحب سمجھا کر کہتے ہیں۔ یہ سب موہ کی فوج بہت خطرناک

ہے۔ ان سے جو کوئی بچ جائے۔ وُہ بھو ساگر سے پار اُتر جاتا ہے۔

—۶۶—

لوک لوک سب ہی کہیں۔ کون وشا ہے لوک
لوک لاج کل تور ہی۔ تا ہی کال نہیں روک

ارتھ:۔ لوک لوک سب کوئی کہتے ہیں۔ لوک کیسا ہے۔ جس کو لوک لاج کا خیال ستاتا ہے۔ وُہ موت سے بھی ڈرتا رہتا ہے"

—۶۷—

جن جن پنتھوں چالتا۔ سو ہی پنتھ سنوار
جنم مرن دکھ یاد کر۔ کوڑے کام نوار

ارتھ:۔ تو نے جس مذہب کو اختیار کر لیا ہے۔ اس کی اصلاح کر۔ جنم مرن دُکھ یاد کر اور جھوٹے کام چھوڑ دے۔

—۶۸—

گورو کو کیجے ونڈوت۔ کوٹ کوٹ پر نام
کیٹ نہ جانے بھرنگی کو۔ کور کر لین آپ سمان

ارتھ۔ گورو کو ڈنڈوت کیجئے۔ کوٹ کوٹ پر نام کیجئے۔ جس طرح کیڑا مکڑی کو نہیں جانتا۔ مگر وُہ مکڑی کے جالا میں پھنس کر مکڑی کی مانند ہو جاتا ہے۔ اسی طرح گوردا اپنے کرپا سے شش کو اپنے مانند بنا لیتے ہیں"

—— ۶۹ ——

یہ تن وِش کی بیلڑی ۔ گورو امرت کی کھان
سیس دیئے جو گورو ملیں ۔ تو بھی سستا جان

ارتھ :۔ یہ جسم زہر کی بیل ہے ۔ اور گورو امرت کی کان ہیں ۔ اگر سر دینے سے گورو ملیں تو بھی سستا سمجھ ۔

—— ۷۰ ——

پانچ تتو کا پُتلا ۔ مانش دھریا نام ۔
وِنا چار کے کارنے ۔ پھر پھر روکے ٹھام ۔

ارتھ ۔ پانچ عناصر کا پُتلا جس کا نام انسان رکھا ہوا ہے چار دن کی زندگی کے باعث بار بار جنم لیتا ہے ۔

—— ۷۱ ——

پڑھا لکھا سوچا بہت ۔ مٹا نہ سنشے موُل
کہیں کبیر کا سوں کہوں ۔ یہ سب دُکھ کا موُل

ارتھ :۔ بہت پڑھ لیا ۔ لکھ دیا ۔ اور سوچ لیا ۔ مگر سنشے (شک) نہ مٹا کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ یہ سب دُکھ کا کارن کس سے کہوں ۔"

—— ۷۲ ——

شبد ہمارا ہم شبد کے ہیں ۔ شبد برہما کا کوپ
جو چاہے دیدار کو ۔ پرکھ شبد کا روپ

ارتھ ۔ شبد ہمارا ہے ۔ ہم شبد کے ہیں ۔ شبد برہما کا کوپ ہے اگر تو

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

دیدار چاہتا ہے۔ تو شبد کے رُوپ کو پرکھ۔

—— ۷۳ ——

شبد شبد سب کوئی کہے۔ شبد کے ہاتھ نہ پاؤں
ایک شبد اوشدھی کرے ایک شبد کرے گھاؤں

ارتھ:۔ شبد شبد سب کوئی کہتا ہے۔ مگر شبد کے ہاتھ ہیں نہ پاؤں۔ ایک شبد علاج کرتا ہے اور ایک شبد زخم"۔

—— ۷۴ ——

شبد ہمارا آدھی پل پل کیجے یاد
انت پھلیگی مانہہ کی باہر کی برباد

ارتھ:۔ شبد ہمارا ازل سے ہے۔ اُسے پل پل یاد کیجئے۔ آخر اندر کی پھلے گی اور باہر کی برباد ہو جائے گی"۔

—— ۷۵ ——

ایک شبد سُکھ راس ہے۔ ایک شبد دُکھ راس
ایک شبد بندھن کٹے۔ ایک شبد گلے پھانس

ارتھ:۔ ایک شبد سُکھ دینے والا ہے اور ایک شبد دُکھ دینے والا۔ ایک شبد بندھن کاٹ دیتا ہے اور ایک شبد گلے میں پھانسی ڈالتا ہے۔

—— ۷۶ ——

یہی بڑائی شبد کی۔ جیسے چمبک بھائے
بنا شبد نہیں اُبرے کیتے کرے اُپائے

ارتھ۔ شبد کی بھی عظمت ہے۔ جس طرح مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اسی طرح شبد انسان کو۔ خواہ کتنے ہی اُپائے کئے جائیں۔ شبد کے بغیر کوئی انسان اُبھر نہیں سکتا۔

۷۷

جا کھوجت برہما تھکے۔ منتر مُنی دیوا
کہیں کبیر سُن سادھو ہوا۔ کر ست گورسیوا

ارتھ:۔ یوگی منی اور دیوتا۔ جہاں تک کہ برہما بھی جس کی تلاش کرتے ہوئے تھک گیا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اسے سادھو سُن اس ست گوروُ کی سیوا کر۔

۷۸

سمرن سے چت لائیے جیسے دیپ پتنگ
پران تجے چھن ایک میں جیرت نہ موڑے انگ

ارتھ:۔ سمرن سے اس طرح دل لگانا چاہیئے۔ جس طرح پروانہ شمع سے لگاتا ہے۔ وہ ایک پل میں پران تیاگ دیتا ہے۔ مگر اس کے انگ یعنی عضو نہیں جلتے!!

۷۹

رام نام کو سمرتے۔ ادھم ترے سنسار
اجامیل۔ گنگا مہ کیچ۔ سمرنا۔ سورمی نار

ارتھ:۔ رام نام کا سمرن کرتے ہوئے نیچ بھی سنسار ساگر سے

شکریہ

اپنے احباب کے بےحد اصرار سے مجبور ہو کر تین ماہ پہلے میں نے بھگت کبیر صاحب کے چیدہ چیدہ دوہوں کو کبیر دوہاولی کے نام سے اردو لباس میں۔ اردو دان اصحاب کے سامنے پیش کرنے کی جرأت کی تھی۔ اس کتاب کے شائع کرتے وقت مجھے اتنی اُمید نہ تھی کہ اس تین ماہ کے قلیل عرصہ میں اس کتاب کے تین ایڈیشن یکے بعد دیگرے ختم ہو جاویں گے۔ اور اس کتاب کی مانگ اس قدر بڑھ جاوے گی۔ کہ اس کتاب کے تین ایڈیشن یکے بعد دیگرے اتنی جلدی شائع کرنے پڑیں گے

میں ان سب اردو دان اصحاب کا جنہوں نے کبیر دوہاولی کی متعدد کاپیاں خرید کر میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یہ کتاب کبیر شبداولی۔ جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کبیر دوہاولی کا دوسرا حصّہ ہے یعنی جو کچھ دوہے باقی بچے اس میں دے دیئے گئے ہیں

تر گئے مثلاً اجامیل۔ گنگا۔ ویشوا۔ پھیح یسرنا۔ چمار۔ اور بھیلنی۔

— ۸۰ —

جپ تپ سنیم سادھنا سب سمرن کے ماہیں
کبیرا جانے رام جن سمرن سم کچھو نا ہیں!

ارتھ:۔ جپ تپ سنیم اور سادھن یہ سب سمرن کے طریقے ہیں
اے کبیر! یہ رام بھگت ہی جانتے ہیں کہ سمرن کے برابر اور کچھ نہیں"۔

— ۸۱ —

رام نام کو سمرتے اُدھرے پتت انیک
کہہ کبیر۔ نا چھوڑیئے۔ رام نام کی ٹیک

ارتھ:۔ رام نام کا سمرن کرتے ہوئے انیک پتت تر گئے
کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ رام نام کی ٹیک نہیں چھوڑنی چاہیئے۔

— ۸۲ —

من پھرنا سے رہت کر جا ہی ودھی سے ہوئے
چاہے بھگتی چاہے دھیان کر چاہے گیان سے کھوئے

ارتھ:۔ جس طریقے سے ہو سکے من کو بھٹکنے نہ دے۔ خواہ بھگتی
سے خواہ دھیان سے خواہ گیان سے۔ اپنے آپ کو کھو دے"

— ۸۳ —

سانس سپھل وہی جانیئے۔ ہری سمرن میں جائے
اور سانس یونہی گئے کر کر بہت اُپائے

ارتھ:- وہی سانس سپھل (کامیاب) سمجھیے - جو ہری سمرن میں گذر جائے دیگر بہت اُپائے استعمال میں لانے سے باقی سانس یونہی بیفائدہ چلے گئے۔

۴۴

سبھی رسائین ہم کری - نہیں نام سم کوئے
رنچک گھٹ میں سنچرے سب تن کنچن ہوئے

ارتھ:- ہم نے سب اُپائے کر کے دیکھ لئے نام کے برابر کوئی رسائن نہیں - اسے متلاشی حق یہ کانچ کا جسم بھی اس رسائن کے استعمال سے کندن ہو جاتا ہے۔"

۴۵

کبیرا سب جگ نردھنا دھن ونتا نہیں کوئے
دھن ونتا سوئی جانیئے - جاہی نام دھن ہوئے

ارتھ:- اے کبیر سب دنیا بے زر ہے - اس سنسار میں دولتمند کوئی نہیں دولت مند اسی کو جانئے - جس کے پاس نام کا دھن ہے۔"

۴۶

سادھن یگیہ انیک ہے - سرے نہ ایکو کام
بنا بھگتی بھگونت کے جیو نہ لے وشرام

ارتھ:- سادھن یگیہ انیک بیشمار ہیں ان سے ایک بھی کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا - بھگوان کی بھگتی کے بغیر جیو کو کسی طرح بھی آرام

نہیں مل سکتا۔

—۸۷—

رام نام جپتے رہو۔ جب لگ گھٹ میں پران
کبھو تو دین دیالو کے بھنک پڑے گی کان

ارتھ:۔ جب تک جسم میں جان ہے۔ رام نام جپتے رہو۔ کبھی تو اس دین دیال کے کانوں میں بھنک پڑے گی۔

—۸۸—

دُنیا سیتی دوستی ہوئے بھجن میں بھنگ
ایکا ایکی رام سے کے سادھو کے سنگ

ارتھ:۔ دنیا کے ساتھ دوستی کرنے کے لئے بھجن میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ دنیا کی دوستی نہ کسی سادھو کی سنگت کرنے دیتی ہے اور نہ رام سے وصال۔

—۸۹—

رام نام جانا نہیں۔ پالا سکل کٹنب
دھندے میں ہی مر گیا باہر بھی نہیں بمب

ارتھ:۔ رام نام کو تو جانا نہیں۔ مگر تمام کنبہ پالتا رہا۔ دنیاوی کاروبار میں ہی تمام زندگی صرف کر دی۔ مگر ترشنا نہ مٹی۔

—۹۰—

کیا بھروسہ دیہہ کو۔ بنسی جات چھن ماہیں

سانس سانس سمرن کرو۔ اور یتن کچھ ناہیں

ارتھ۔ اس جسم کا کیا بھروسہ جو پل میں ضائع ہو رہا ہے۔ لمحہ لمحہ پربھو کی یاد کرو۔ اس تک رسائی کرنے کا اور کوئی طریقہ نہیں۔

—۹۱—

دیہہ دھرے کا پھل یہی بھج من کرشن مرار
مانش جنم کی موج یہ ملے نہ بارم بار

ارتھ۔ جسم دھارن کرنے کا یہی پھل ہے۔ کہ اے من تو کرشن مراری کا بھجن کرے۔ منش جنم کی یہ موج بار بار نہیں ملتی۔

—۹۲—

گورو گورو میں بھید ہے۔ گورو گورو میں بھاو
گورو سدا سو بندیئے شبد بتاوے واد

ارتھ۔ گورو گورو میں فرق ہے۔ گورو گورو میں اختلاف ہے گورو ہمیشہ اس کو بنانا چاہیئے۔ جو شبد کی اصلیت و ماہیت کو بتلانے والا ہو۔

—۹۳—

سرو گیہ ساگر کھہی۔ سب گرنتھن کو سار
کہیں کبیر نج مول کو ستیہ شبد آدھار

تمام گرنتھوں کا نچوڑ یہ ہے۔ کہ سرو گیہ ساگر کی تلاش کرو کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اصل جڑ کو حاصل کرنے کا ستیہ شبد

ہی آدھار ہے۔

—۹۴—

چارہ وید کو بھید ہے۔ چار مکتی و چار
پانچویں مکتی بیرنگ ہے کیول بھگتی آدھار

ارتھ:۔ چاروں ویدوں میں بھی مکتی کے بارے میں اختلاف ہے۔ وہ بھی چار قسم کی مکتی تبلاتے ہیں۔ پانچویں قسم کی مکتی بے رنگ ہے۔ اس کو حاصل کرنے کا صرف بھگتی آدھار ہے!!

—۹۵—

پرم دھام سوئی پہنچے جائی!
جن پرماتما چینہوں بھائی!

ارتھ:۔ جنہوں نے پرماتما کے نام کا جاپ کیا ہے۔ وہی سورگ دھام میں پہنچے ہیں۔

—۹۶—

پچھلے پنیہ بھوگ سو کینے آئی دھرے جگ دیہہ
جب لگ ان پنیہ کی آشا تب لگ سر بوپر نیہہ

ارتھ:۔ جو پنیہ گذشتہ جنم میں کئے ہیں۔ اُن کو بھوگنے کے لئے انسان اس سنسار میں جنم دھارن کرتا ہے۔ جب تک وان پن کی آشا ہے۔ تب تک ایشور سے محبت ہوتی ہے۔

۹۷

بابا پربل سنسار ہیں جو چاہے سو ہوئے
لکھ چوراسی ان رچی مرم نہ جانے کوئے

ارتھ - بابا سنسار میں اتنی زبردست ہے کہ جو چاہے وہ ہو جاتا ہے۔ اس بابا نے ہی لکھ چوراسی یونی رچی - اس کا کوئی علاج نہیں جانتا۔

۹۸

جیسے روپ نرنجن تیسے تینوں بار
پرلے کال پیدا بھیئے پرلے کرت سنسار

ارتھ :- جس طرح نرنجن کا رُوپ ہے اُسی طرح ان تینوں کا بھی کال سے پرلے پیدا کیا اور پرلے سے سنسار ۔

۹۹

پنڈت برہمانڈ تب نہ تھا نہیں لوک وستار
پرش ایک نشچل تھا - جن کی سکل پسار

ارتھ :- پنڈت برہمانڈ تب موجود نہ تھا ۔ اور نہ ہی یہ وسیع دنیا ۔ صرف ایک پرش نشچل تھا ۔ جن کا یہ سکل پسار ہے ۔

۱۰۰

پرش ہم سوں جو کہی - سو تو ہی دیہہ دکھائے
اور دھرم نائیں گوئی ہون - سنتو دھرمنی چیت لائے

ارتھ :- اس پرش نے جو بات ہم سے کہی - سو وہ بات میں نے تمہیں دکھا

دی - اس کے سوا اور کوئی دھرم نہیں - اے دھرم داس چت لگا کر سُنو -

۱۰۱

کبیر من تو ایک ہے - بھاوی جہاں لگائے
کے سیوا کر سادھ کی کے گورو کے گُن گائے

ارتھ :- اے کبیر من تو ایک ہے - جہاں چاہیں لگا دے - خواہ کسی سادھو کی سیوا کر - خواہ گورو کے گُن گائے -

۱۰۲

نانا رُوپ ورن ایک کینہا !
چار ورن کا ہو نہ چینہا !

ارتھ :- ایک ورن ہے اور کئی طرح کے روپ ہیں - ان میں سے کسی نے بھی پتہ نہیں پایا - کہ چار ورنوں کی تقسیم کا اصلی مطلب کیا ہے -

۱۰۳

نشٹ بھیئے کرتا نہیں چینہا !
نشٹ بھیئے اور ہی من دینہا !

ارتھ :- یہ سب برباد گئے کسی نے مالک کی پہچان نہیں کی - یہ سب برباد گئے - کیونکہ من اور ہی باتوں کی طرف لگا دیا -"

۱۰۴

کھشتری کرے کشتریا دھرما
وا کے بڑھے سوائی کرما

ارتھ :- کھشتری اپنے کھشتری پن کے گھمنڈ میں کھشتری دھرم کا پالن کرتا ہے۔ اور
اپنے کرم کے سلسلے کو ناحق بڑھاتا جاتا ہے ۔

—۱۰۵—

کھشتری سو جو کنڈپ سون جو جُجھے !
پانچ میٹ ایک کر بو جُھے !

ارتھ :- کھشتری وہ ہے جو اپنے ہی نفس سے لڑائی لڑے۔
پانچوں دشمنوں کام کرودھ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ اہنکار کو مار کر ایک
مالک کی بھگتی کرے ۔

—۱۰۶—

گورو کو مانش جانتے تے نر کہیئے اندھ
ہوویں سُکھی سنسار میں آگے جم کا پھند

ارتھ :- گورو کو جو انسان مَنش جانتے ہیں وہ اندھے ہیں، وہ
سنسار میں تو سُکھی رہتے ہیں ۔ مگر سنسار سے جانے کے بعد
اُن کے لئے نرک ہے "

—۱۰۷—

گورو کو مانش جان کر چرن امرت کو پان
تے نر نرک کی جائیں گے جنم جنم ہوئے سوان

ارتھ :- جو انسان گورو کو مَنش جان کر ان کا چرن امرت پیتے ہیں۔ وہ انسان
نرک میں جاتے ہیں ۔ انہیں بار بار کتے کی یونی ملے گی ۔

۱۰۸

سیوک سیوا میں رہے انت کہیں نہیں جائے
دکھ سکھ سر اوپر سہے ۔ کہیں کبیر سمجھائے

ارتھ :۔ سیوک کو سیوا میں لگے رہنا چاہیئے ۔ اُسے گورو کو چھوڑکر کہیں نہیں جانا چاہیئے ۔ اُسے دکھ سکھ اپنے اوپر سہنا چاہیئے ۔ کبیر صاحب سمجھا کر کہتے ہیں ۔

۱۰۹

سیوا کیجیئے سادھ کی چھوڑ موہ ابھمان
رنچک سوچ نہ کیجیئے ۔ تجے جان اَر پران

ارتھ :۔ موہ اور ابھمان چھوڑ کر سادھ کی سیوا کیجیئے ۔ رنچک سوچ نہیں کرتا ۔ وہ جان اور پران تیاگ دیتا ہے ۔

۱۱۰

سادھ بچن شر دھاریئے ۔ تجیئے سکل وکار
آگیا کاری سیو کا اُترے بھو جل پار

ارتھ :۔ سادھ کے بچن کو سر پر دھاریئے ۔ اور تمام وکاروں کو تیاگ دیجیئے ۔ وہ سیوک جو گورو کے حکم کی تعمیل کرتا ہے بھوساگر سے پار اتر جاتا ہے ۔

۱۱۱

سیوک سوامی ایک مت ۔ جو مت میں مت مل جائے

چترائی ریجھیں نہیں ۔ ریجھیں من کے بھائے

ارتھ :- چیلے اور گورو میں کوئی فرق نہیں رہتا ۔ اگر چیلے کی رائے گورو سے مل جائے ۔ گورو چترائی پر موہت نہیں ہوتے ۔ وہ دلی خیالات کی قدر کرتے ہیں ؟

۱۱۲

رین سمانی بھانو میں ۔ بھانو آکاشے مانہہ
آکاش سمانا شبد میں ۔ شبد رہا کچھ نانہہ

ارتھ :- رات سورج میں سمائی ہے ۔ سورج اکاش میں سمایا ہے ۔ اور شبد کچھ بھی نہیں رہا ؟

۱۱۳

بلہاری تنے ہی پُرش کے ۔ پرچت پرکھن ہار
سائیں دینہو کھانڈ کو ۔ کھاری بوجھ گنوار

ارتھ :- اُس پُرش کے بلہاری جائیں ۔ جو دوسروں کے دل پرکھ لیتا ہے ۔ سائیں نے تو کھانڈ دی ہے ۔ مگر گنوار اسے نمکین سمجھ رہا ہے ؟

۱۱۴

کرو بندگی ویویک کی ۔ بھیس دھرے سب کوئے
سو بندگی دہی جان رے ۔ جہاں شبد ویویک نہ ہوئے

ارتھ :- پرماتما کی بندگی کرنے کے لئے سب کوئی بھیس دھارن کر لیتا ہے ۔ جہاں شبد ویویک نہیں وہی بندگی کرنا جانتے ہیں ۔

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

۱۱۵

کہہ کبیر کھوجے اسمانا
سو نہ ملے جو جائے ابھمانا

ارتھ - کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ نامان ہر جگہ مالک کی تلاش کرتے ہیں وہ گیان ان کو نہیں ملا جس سے ابھمان جاتا رہتا"

۱۱۶

سانچ کہوں تو کوئی نہ مانے - جھوٹ کہا نہیں جائی ہو
برہما وشنو مہیشور دُکھیا - جن یہ راہ بتائی ہو

ارتھ - اگر سچ کہتا ہوں تو کوئی نہیں مانتا - اور جھوٹ مجھ سے کہا نہیں جاتا - برہما مہیشور وشنو سب دُکھی ہیں - جنہوں نے یہ راہ بتلائی ہے

۱۱۷

سادھو دکھیا - بھوپت دکھیا - رنک دکھی بپیریتی ہو
کہیں کبیر سکل جگ دکھیا سنت سکھی من جیتی ہو

ارتھ : فقیر دُکھی ہے - راجہ دُکھی ہے - غریب دُکھی ہے - اور وہ بھی دُکھی ہے - جو اُلٹے راستہ پر چلتا ہے - کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ تمام دنیا دکھی ہے - صرف وہی سنت سُکھی ہیں - جنہوں نے اپنے من کو جیت لیا ہے

۱۱۸

کامی کُتّا تیس دن انتر ہوئے اوداس
کامی نر کُتّا سدا چھ رُت بارہ ماس

ارتھ: شہوت کا مارا ہُوا کتا سال میں صرف تیس دن اُداس رہتا ہے۔ مگر شہوت پرست آدمی ایسا کتا ہے۔ جو ہمیشہ چھ موسم اور بارہ مہینے حیوانیت کی مرض میں مبتلا رہتا ہے"

۔۔۔۔۔ ۱۱۹ ۔۔۔۔۔

ست گور پُورا نہ ملا۔ سُنی ادھوری سیکھ
سوانگ جتی کا پہن کر گھر گھر مانگی بھیکھ

ارتھ:۔ ست گورو کامل نہیں ملا۔ ادھورا اپدیش سُنا۔ یوگی کا بھیس دھارن کر کے گھر گھر بھیکھ مانگنے لگے۔

۔۔۔۔۔ ۱۲۰ ۔۔۔۔۔

بات بنائی جگ ٹھگیو من پر بودھیو نا نہہ
کوٹن گن سودا پڑھے۔ انت بلائی کھا نہہ

ارتھ:۔ اگر شبد کی اصلیت نہیں جانی تو چترائی کرنے سے کیا حاصل؟ طوطا کئی باتیں زبان سے بولتا ہے۔ مگر آخر اُسے بلی کھا جاتی ہے۔

۔۔۔۔۔ ۱۲۱ ۔۔۔۔۔

بات بنائی جگ ٹھگیو من پر بودھیو نا نہہ!
کبیر یہ من لے گیا لکھ چوراسی مانہہ!

ارتھ:۔ کئی طرح کی باتیں بنا کر دنیا کو ٹھگ لیا۔ مگر من تو اپنے بس میں نہیں۔ اے کبیر یہ من ہی لکھ چوراسی یونیوں میں لے گیا"

۱۲۲

ہردے مائیں آرسی مکھ دیکھا نہ جائے
مکھ تو جب ہی دیکھیئے جب من کی دُبدھا جائے

ارتھ :- من کے آئینہ کے ذریعہ چہرہ نہیں دیکھا جاتا ۔ چہرہ تو اس وقت دیکھا جاتا ہے ۔ جب من کی دُبدھا دُور ہو جائے ؞

۱۲۳

جب لگ ناتا جاتی کا تب تک بھگتی نہ ہوئے
بھگتی کرے کوئی سُورما ذات ورن کُل کھوئے

ارتھ :- جب تک قوم سے تعلق ہے ۔ تب تک بھگتی نہیں ہو سکتی ۔ ذات برادری اور خاندان کو تیاگ دینے والا کوئی سُورما ہی بھگتی کرتا ہے ؞

۱۲۴

جب ہم رہے رہا نہ کوئی !
ہمرے مانہہ سب رہا بگوئی !

ارتھ :- جب ہم موجودہ تھے ۔ اس وقت کوئی نہ تھا ۔ ہمارے ساتھ سب حرکت میں آتے رہے ؞

۱۲۵

بیں میں بڑی بلائے ہے سکو تو نکسو بھاگ
کہیں کبیر کب لگ رہے روئی پلیٹی آگ

ارتھ :- بیں میں بڑی بلا ہے ۔ اگر ہو سکے تو اس سے بھاگ ۔ کبیر صاحب

کہتے ہیں۔ روئی کے اندر لپٹی ہوئی آگ کب تک رہ سکتی ہے ۔

۱۲۶

گیانی مول گنوائیا ۔ آپ بھیا کرتا
یا تے سنساری بھلا جو سدا رہے ڈرتا

ارتھ :۔ گیانی نے مول ہی گنوا دیا ۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کہنے لگا۔ اس سے تو وہ دنیادار ہی اچھا ہے ۔ جو ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے ۔

۱۲۷

کبیرا آپ ٹھگائیے اور نہ ٹھگئیے کوئے !
آپ ٹھگے سکھ اُپجے ۔ اور ٹھگے دُکھ ہوئے

ارتھ :۔ اے کبیر خود فریب کھا لینا بہتر ہے ۔ بہ نسبت اس کے دوسرے کو فریب دیا جائے ۔ فریب کھا لینے سے سُکھ پیدا ہوتا ہے اور دوسرے کو فریب دینے سے دُکھ ہوتا ہے ۔

۱۲۸

پُشپ مدھیہ جیوں باس ہے دیاپ رہا جگ ماہنہ
سنتوں ماہیں پایئے اور کہوں کچھ ناہنہ !

ارتھ :۔ جس طرح پھول کے اندر خوشبو موجود ہے ۔ اسی طرح وہ پرماتما تمام سنسار کے اندر بھی موجود ہے اور کچھ کہنا نہیں چاہتا ۔

۱۲۹

پیا چاہے پریم رس ۔ راکھا چاہے مان

ایک میان میں دو کھڑک دیکھا سُنا نہ کان

ارتھ :- پریم رس پینا چاہتا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ خواہش ہے کہ عزت بنی رہے۔ ایک میان میں دو تلواریں نہ آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ اور نہ سُننے میں آئی ہیں ۔

۱۳۰

جب لگ مرنے سے ڈرے تب لگ پریمی ناہنہ
بڑی دُور ہے پریم گھر سمجھ لیہو من ماہنہ

ارتھ :- جب تک وہ مرنے سے ڈرتا ہے۔ تب تک وہ پریمی نہیں کہلاتا۔ پریم کا گھر بڑی دُور ہے یہ من میں سمجھ لو ۔

۱۳۱

کھیت نہ چھاڑے سُورماں جو جھے دو دل ماہنہ
آسا جیون مرن کی۔ من میں راکھے ناہنہ ۔

ارتھ :- شجاع اور بہادر کھیت نہیں چھوڑتے۔ دو فوجوں کے درمیان مچل مچل کر لڑتے ہیں۔ ان کے دلوں میں زندگی اور موت کا مطلق خیال نہیں رہتا ۔

۱۳۲

سادھ ستی اور سورما - ان کی بات اگادھ
آسا چھاڑیں دیہہ کی - تن میں ادھکا سادھ

ارتھ :- سادھو۔ ستی اور سورما ان کی باتیں نیاری ہوتی ہے - جن میں

زندگی کی ہوس نہیں ہے - انہیں میں زیادہ سادھن ہے -

۱۳۳

جب میں تھا تب گورو نہیں جب گورو ہیں میں نا نہہ
پریم گلی اتی سانکری - تا تیں دو نہ سما نہہ

ارتھ :- جب میں تھا تب گورد نہیں تھے - جب گورو ہیں - تب میں نہیں -
پریم کی گلی انتی تنگ ہے - اس میں دو لوگ کے سمانے کی گنجائش نہیں ؎

بھجن

جاگ ری میری سُرت سہاگن جاگ ری

۱ - کیا تو سووت موہ لوبھ میں - اٹھ کے بھجنال میں لاگ ری
۲ - چت سے شبد سنو سرون دے - اُٹھت ماھر دھن راگ ری -
۳ - دوُرو کر جو سیس چرن دے - بھگتی اچل بر مانگ ری - - -
۴ - کہت کبیر سنو بھائی سادھو - جگت پیٹھ دے بھاگ ری - - -

ارتھ :- اے میری سہاگ والی روح بیدار ہو -

۱ - تو کیوں خواب غفلت میں پڑی ہوئی انگڑائیاں لے رہی ہے - اُٹھ اور
مالک کے بھجن میں مصروف ہو -

۲ - توجہ کے ساتھ کان دے کر سن - تیرے اندر کیسی میٹھی اور سریلی راگ
کی صدا ایٹھ ہے -

۳ - دونوں ہاتھ باندھکر اس کے چرنوں میں سر جھکا کہ ایسی بھگتی کا حد مانگ

جو فنا کو نہیں جانتی ۔ جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے ۔

(۴) کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ اے سادھو سنو ۔ جگت کو میٹھ دیکر بھاگ چلو ۔

۱۳۴

کبیرا تیری جھونپڑی ۔ گل کٹئن کے پاس
کرن گے سو بھرن گے ۔ تو کیوں بھیئے اداس

ارتھ :- کبیر صاحب فرماتے ہیں کہ اگر تو نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا اور تیرا دل بھی پاک اور صاف ہے پھر تو ایسی جگہ بھی ہوتے ہوئے جہاں کے عبرت آتی ہو ۔ اور لوگ پڑے ہوں گلے گٹے ہوئے ہوں اور جہاں لوگوں کو سزا ملتی ہو ۔ تو بالکل نہ گھبرا ۔ کیوں سزا ان ہی لوگوں کے واسطے ہے جو گناہ کرتے ہیں ۔

۱۳۵

جب ہی نام ہردے دھریو بھیو پاپ کا ناش
مانو چنگی اگنی کی ۔ پڑی پرانے گھاس ۔

ارتھ :- جب ایک آدمی پرماتما کو یاد کرنے لگ جاتا ہے اور دھرم دیا کی طرف اس کا دھیان بٹ جاتا ہے ۔ تو وہ گناہ کرنے بھول جاتا ہے ۔ جو مزہ اس کو ایشور بھگتی میں ملتا ہے وہ گناہ میں نہیں ۔ جس طرح آگ کی چنگاری گھاس کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے ۔ اسی طرح پرماتما کا نام ۔ جہاں ہو وہاں گناہ اور بدی نہیں رہ سکتے ۔

۱۳۶

بات بات میں بات ہے ۔ بات بات میں بات

جیوں کیلے کے پات میں پات پات میں پات

ارتھ :- بعض دفعہ ایک بات سے دوسری بات نکلتی ہے اور دوسری سے تیسری اور تیسری سے چوتھی - لیکن سمجھنے والا غلط سمجھتا ہے -اور اس کے مطلب سے اور مطلب نکلتا ہے - جس طرح کیلے کے پتّے کے نیچے پتا - اور اس کے نیچے پھر پتا ہوتا ہے ٭

——— ۱۳۷ ———

رام ہی کرے رن بھرے پھرلے اور کی گیں
مانش کیری کھالری اوڑے پھرت ہے بیل !

ارتھ :- آج کل کے سادھو رام کو سمرتے ہیں اور لوگوں سے بحث مباحثہ کرکے دوسرے کی راہ چلتے ہیں - یہ انسان بصورت حیوان ہیں ٭

——— ۱۳۸ ———

اپنی کہے میری سُنے سُن مل ایکے ہوئے !
میری دیکھت جگ گیا ایسا ملا نہ کوئے

ارتھ :- اپنی کہو میری سنو اور میرے ساتھ ملکر ایک ہو رہو - اسطرح گورو سیوک دونو ایک ذات ہو جائیں مجھ کو دیکھ کر اور پاکر جن کی کامنا جاتی رہے - ایسا کوئی بھی نہیں ملا - گورو کبیر صاحب سے مراد ہے)

——— ۱۳۹ ———

دیس دیس ہم جا گیا - گاؤں گاؤں کی کھور !
ایکو جیرا نہ ملا جو بیٔں پھٹکی پچھور !

ارتھ :- دیس دیس گاؤں گاؤں دیکھے ۔ لیکن ایسا ایک بھی جیو نہیں ملا ۔ جو پُکن کو صاف کر کے اپنے دل میں رکھ لے ؛

۱۴۰

رام رہے بن بھیتر ے گورو کی پوجا نہ آس
کہہ کبیر پاکھنڈ سب چھوٹے سدا نراس

ارتھ :- تپسیوں کے خیال میں رام بن میں رہتا ہے اُن کی آس گورو سے پوری نہیں ہوتی ۔ گورو میں شردھا بھگتی نہیں کی ، کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ بن میں رام کا خیال پاکھنڈ ہے یہ جھوٹے ہمیشہ محروم و مایوس رہیں گے ؛

۱۴۱

سانچا بشد کبیر کا ہردے دیکھ بچار
چت دیئے سمجھے نہیں موہے کہت بیتے جگ چار

ارتھ :- کبیر صاحب کے شبد ۔ ول کو دل میں بچار کر دیکھ ۔ تو چت دیکر نہیں سمجھتا حالانکہ مجھ کو کہتے ہوئے چار جُگ گزر گئے ؛

۱۴۲

تین لوک چوری بھیا سربس سب کا لینھ
بنا موناڈ کا چور وا پرا کا ہو چھینہ !

ارتھ :- تین لوک میں اس من نے چوری کی اور سب کا سب کچھ چھین لیا ۔ اس چور کے نہ سر ہے نہ پاؤں کسی نے بھی اس کو نہ پہچانا ؛

۱۴۳

اپنی چیتر اور کے سکھو کے ملک کامنی سیانی
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو رام چرن انتی بانی

ارتھ :- یہ مایا آپ تو سیانی ہے اور دل کو بھی سکھاتی ہے اور جیوؤں کو پھنسانے کے لئے اور مایا کے روپ میں سیانی بنی ہوئی ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو پرماتما کی بھگتی قبول کرو۔ یہی مایا سے چھوٹنے کی تدبیر ہے ÷

۱۴۴

ہری بن بھرم گورو بن گند۔ ا
جہاں جہاں گئے اپن پو کھوئے تیہی پھندے بہو پھندا

ارتھ :- ہری کے (جانے) بغیر بھرم ہوتا ہے اور گورو کے بغیر گندا ہو جاتا ہے جو جو جہاں جائیں گے اپنے آپ کو کھوئیں گے۔ اور اپنے آپ کو کھونے سے بہت پھندے پیدا ہوں گے ÷

۱۴۵

یوگی کہے یوگ ہے۔ نیکو دوتیا اور نہ بھائی
چنڈت منڈت مون جٹادھری تینہوں کہاں سادھی پائی

ارتھ :- یوگی کہتے ہیں یوگ اچھا ہے اور دوسرا طریق اچھا نہیں ہے۔ چوٹی دھاری سر منڈے سادھو مونی جٹا دھاری۔ ان سب میں سے کسی کو بھی سدھی نہیں ملی ہے ÷

اور یہ ایڈیشن بھی اُمید ہے۔ کہ بہت جلد ہاتھوں ہاتھ ختم ہو جاوے گا۔

کبیر دوہاولی کے بعد کبیر شبد اولی۔ اور پھر اس کے بعد میراں بائی کے بھجن اور سورداس جی کے بھجن تیار کر کے شائع کئے جا چکے ہیں۔ اور جتنا رس آپ کو بھگت سورداس جی کے ویراگ کے بھجنوں میں ملے گا اور کہیں نہیں ملے گا۔ آپ سن کر خوش ہونگے کہ بھجن سورداس چھپ کر تیار ہیں اور فروخت ہو رہے ہیں۔

مجھے کامل یقین ہے۔ کہ جس طرح اُردو داں اصحاب نے کبیر دوہاولی کی متعدد کاپیاں خرید کر میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ اسی طرح کبیر شبداولی کو بھی اپنا کر میری حوصلہ افزائی کریں گے۔ تاکہ میں اس قابل ہو سکوں۔ کہ آپ کی سیوا میں اسی طرح کی چند دھارمک چیزیں پیش کرتا رہوں۔

دعاگو

پبلشر

—— ۱۴۶ ——

گیانی گنی شور اور داتا ایہہ جو کہے ہیں بڑ ہم ہیں ؛
جہاں سے اپجے بہتاں ہی سمانے جھوٹی کہیں تب سب ہیں

ارتھ :- گیانی - گنی - سورما - داتا یہ سب اپنے آپ کو بڑے کہتے ہیں۔ یہ جس مایا سے نکلے اسی میں سما گئے اور ان کی ساری شیخی جاتی رہی ؛

—— ۱۴۷ ——

بائیں دائیں تجو لیکارے بیچ کے ہری پا۔ گہیا
کہہ کبیر گونگے گڑ کھایا پوچھے سوں کا کہیا۔

ارتھ :- کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ دائیں اور بائیں کے جو نقص ہیں۔ اُن کو چھوڑ صرف ہری کے پا۔ کو مضبوطی سے پکڑو اُس وقت کچھ لطف آئیگا۔ مگر یہ گونگے کا گڑ ہے کوئی پوچھے تو کیا بتایا جاوے ؛

—— ۱۴۸ ——

تن بوہتِ من کاگ ہے لکش یوجن اُڑ جائے
کبھوں کے بھرم اگم دریا۔ کبھوں یو گگن سمائے

ارتھ :- جسم جہاز ہے من کوا ہے جو لاکھوں کوس تک پرواز کرتا ہے کبھی تو اتھاہ دریا میں غوطہ لگاتا ہے کبھی آسمان کی طرف دوڑتا ہے ؛

ختم شد

لالہ بکرماجیت صاحب سہگل بُک سیلر و پبلشر نے مرکنٹائل پریس لاہور میں چھپوا کر لوہاری گیٹ لاہور سے شائع کی

سنت تلسی داس دوہاولی

PRICE AS. -/2/-

کبیر دوہاولی

ارتھ سہت

PRICE AS. -/4/-

کبیر شبداولی

— ۱ —

کبیر کرم ریکھ ساگر بندھیو۔ سو یوجن مریادھ
بن اکھشر کوئی نہ چھٹے سو اکھشر اگم اگادھ

ارتھ:۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں کرم ریکھا نے سمندر کو بھی باندھ لیا جس کی حد سو یوجن ہے۔ اکھشر کے بغیر کوئی بھی بندھن سے نہیں چھوٹتا اور وہ اکھشر اگم اگادھ ہے۔ جس کا نہ آدی ہے نہ انت"

— ۲ —

کبیر کرم پھانس چھوٹے ناہیں کینو لاکھ اُپائے
ست گورو ملے تو اُبرے۔ نا تو پرلے جائے

ارتھ:۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کرم کی پھانس نہیں چھوٹتی خواہ کتنے ہی اُپائے کرو۔ ست گورو ملے تو اس پھانس سے چھٹکارا ملتا ہے۔ ورنہ پرلے میں جانا پڑے گا"

— ۳ —

کہتا ہوں کہے جات ہوں سنتا ہے سب کوئے

سمرن سے بھلا ہوئیگا۔ نا تر بھلا نہ ہوئے

ارتھ :۔ کہتا ہوں اور کہے جاتا ہوں۔ یہ سب کوئی سُن لے۔ سمرن سے ہی بھلا ہوگا۔ اور کسی طریقہ سے بھلائی نہیں ہو سکتی۔

—۴—

بہو بندھن تے باندھیا۔ ایک بیچارا جیو
جیو بیچارا کیا کرے۔ جو نہ چھڑاوے پیو

ارتھ :۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بہت سے بندھنوں میں ایک بیچارا جیو کیا کرے۔ اگر اُسے پرماتما ہی بندھن سے نہ چھڑائیں۔

—۵—

آسن سادھے آپ میں۔ آپا ڈار سے کھوئے
کہو کبیر سو یوگی۔ سہجے نرمل ہوئے

ارتھ :۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص ایشور کے دھیان میں آسن لگائے اور اپنے آپ کو کھو دے۔ وہی یوگی آسانی سے نرمل ہو جاتا ہے

—۶—

کرم جیو ڑی جگ بندھیا۔ پھر جنمے مر جائے
کہیں کبیر ست گور ملے۔ تب ست لوک سدھائے

ارتھ :۔ کرم نے جیو کو سنسار میں باندھ رکھا ہے اسی لئے وہ بار بار جنم لیتا اور مر جاتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جب ست گورو ملے تب ہی وہ ست لوک میں جاتا ہے۔

— ۷ —

رام رحیم - کریما - کیشو - ہری حضرت ہے سوئی
گہنا ایکے ور ڑ ہے گہنا - دُنیا اور نہ کوئے

ارتھ :- کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ رام - رحیم - کریم - کیشو - ہری حضرت سب کچھ وہی ہے - اور وہ ایک ہی زیور سب سے پختہ زیور ہے - اُس کا ثانی کوئی نہیں !!

— ۸ —

کبیر کبیر تم کیا کرو - سادھو اپنا شریر
پانچوں اندریاں وش کرو - تم ہی داس کبیر

ارتھ :- کبیر کبیر تم کیا کرتے ہو - اپنا جسم سادھ لو - پہلے پانچوں اندریوں کو بس میں کر لو - پھر تم ہی کبیر ہو -

— ۹ —

تم پربھو دین دیال ہو - ہم نج داس تمہار
بھو ساگر تے کاڑھ کے - دیجیے پار اُتار

ارتھ :- تم پربھو دین دیال (غریبوں پر دیا کرنے والے) ہم تمہارے داس (غلام) ہیں - بھوساگر سے نکال کر ہماری کشتی کنارے لگا دو -

— ۱۰ —

گلا کاٹ کر بسمل کریں - تے کافر بے بوجھ
اور ن کو کافر کہیں - اپنو کُفر نہ سُوجھ

ارتھ :۔ جو دُوسروں کا گلا کاٹ کر اُنہیں بسمل کرتے ہیں۔ وہ بے بُوجھے کافر ہیں۔ وہ دوسروں کو تو کافر کہتے ہیں۔ مگر انہیں اپنا کفر دکھائی نہیں دیتا "

— ۱۱ —

ان بسمل ان جھٹکا کینا۔ دَیا دوہوں سے بھاگی
کہت کبیر سُنو بھائی سادھو۔ آگ دوہاں گھر لاگی

ارتھ :۔ کسی نے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کر ڈالا۔ اور کسی نے جھٹکا کر لیا۔ رحم دونوں کے دل سے بھاگ گیا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اے بھائی سنتو سُنو! دونوں ہی گنہگار ہیں۔

— ۱۲ —

کبیر آتا سوں پریت کر جا کو ٹھاکر رام
پنڈت راجے بھُوپتی آویں کس کے کام

ارتھ :۔ اے کبیر تو اس سے پریت کر جس کو لوگ ٹھاکر اور رام کہتے ہیں۔ پنڈت راجے اور زمیندار کسی کے بھی کام نہیں آتے۔

— ۱۳ —

صاحب کے دربار میں کمی وستو کی نا نہہ
بندہ موج نہ پاوہیں چوک چاکری مانہہ

ارتھ :۔ صاحب کے دربار میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ وہ انسان اپنی مطلوبہ چیز کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جو اس چیز کی قیمت ادا کرنیکے کے نااہل ہے